قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 09 جون 2021ء | 27 شوال 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:136

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہاری طرف کوئی ایسا شخص رشتہ بھیجے جس کے دین اور اخلاق تم کو پسند ہوں تو اس رشتہ کو قبول کرلیا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

(ترمذی کتاب النکاح باب اذا جاءکم من ترضون دینہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

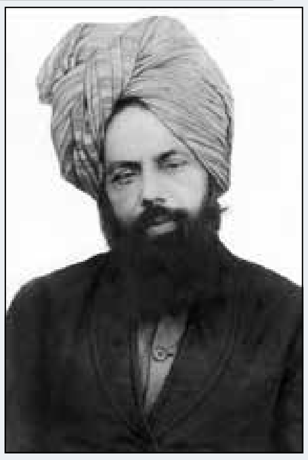

رشتہ ناطہ کے لیے ضروری ہدایات

’’رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 46۔ ایڈیشن 1984ء)

’’خدا کا عام قانون یہی ہے کہ اسلام کے بعد قوموں کی تفریق مٹادی جاتی ہے اور نیچ اُونچ کا خیال دُور کیا جاتا ہے۔ ہاں قرآن شریف سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ بیاہ اور نکاح میں تمام قومیں اپنے قبائل اور ہم رُتبہ قوموں یا ہم رُتبہ اشخاص اور کُفو کا خیال کرلیا کریں تو بہتر ہے تا اولاد کے لئے کسی داغ اور تحقیر اور ہنسی کی جگہ نہ ہولیکن اس خیال کو حد سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہئے کیونکہ قوموں کی تفریق پر خدا کی کلام نے زور نہیں دیا صرف ایک آیت سے کُفو اور حسب نسب کے لحاظ کا استنباط ہوتا ہے اور قوموں کی حقیقت یہ ہے کہ ایک مدت دراز کے بعد شریف سے رزیل اور رزیل سے شریف بن جاتی ہیں اور ممکن ہے کہ مثلاً بھنگی یعنی چوہڑے یا چمار جو ہمارے ملک میں سب قوموں سے رزیل تر خیال کئے جاتے ہیں کسی زمانہ میں شریف ہوں اور اپنے بندوں کے انقلابات کو خدا ہی جانتا ہے دوسروں کو کیا خبر ہے۔سو عام طور پر پنجہ مارنے کے لائق یہی آیت ہے کہ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات 14) جس کے یہ معنے ہیں کہ تم سب میں سے خدا کے نزدیک بزرگ اور عالی نسب وہ ہے جو سب سے زیادہ اس تقویٰ کے ساتھ جو صدق سے بھری ہوئی ہو خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا ہو اور خدا سے قطع تعلق کا خوف ہردم اور ہر لحظہ اور ہر ایک کام اور ہر ایک قول اور ہر ایک حرکت اور ہر ایک سکون اور ہر ایک خلق اور ہر ایک عادت اور ہر ایک جذبہ ظاہر کرنے کے وقت اُس کے دل پر غالب ہو۔ وہی ہے جو سب قوموں میں سے شریف تر اور سب خاندانوں میں سے بزرگ تر اور تمام قبائل میں سے بہتر قبیلہ میں سے ہے۔ اور اس لائق ہے کہ سب اس کی راہ پر فدا ہوں۔غرض شریعت اسلامی کا یہ تو عام قانون ہے کہ تمام مدار تقویٰ پر رکھا گیا ہے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 278)

’’ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں جو بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص اپنے ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اگر کفو میں کسی اور کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے جائز نہیں ہے۔‘‘

(البدر مورخہ 11 اپریل 1907ء صفحہ 7 جلد 6 نمبر 15)

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ بَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۲﴾

(النساء: 2)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا۔ اور اس (کی جنس) سے (ہی) اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں (پیدا کرکے دنیا میں) پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو۔ اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

8 جولائی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام کینیڈا میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر خطبہ نکاح میں حضور انور نے فرمایا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع پہ جن چند آیات کا انتخاب فرمایا ان میں تقویٰ پر خاص طور پر بہت زور دیا، رشتہ داروں، رحمی رشتہ داروں کے تعلقات پر بہت زور دیا اور پھر اس بات پر بھی کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا؟ پس یہ چیزیں اگر نئے قائم ہونے والے رشتوں میں اور ان نئے قائم ہونے والے رشتوں کے رشتہ داروں میں، جو دونوں طرف کے قریبی رشتہ دار ہیں، ماں، باپ، بہن، بھائی ان میں پیدا ہو جائیں تو کبھی وہ مسائل نہ اٹھیں جو عموماً رشتوں میں دراڑیں ڈالنے کا باعث بنتے ہیں جو رشتوں کے ٹوٹنے کا باعث بنتے ہیں، جو دونوں خاندانوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جب مقدمات میں ملوث ہو جاتے ہیں تو پھر میرے تک معاملات پہنچتے ہیں اور پھر شدید تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ پس ہمیشہ رشتے قائم کرتے ہوئے، یہ رشتے قائم کرنے والوں کو، لڑکا لڑکی کو یہ دیکھنا چاہئے کہ صرف دنیاوی مقاصد کے لئے یہ رشتے قائم نہ ہوں۔صرف اپنی تسکین اور خواہشات پوری کرنے کے لئے رشتے قائم نہ ہوں۔صرف لڑکی کے جہیز کو دیکھنے کے لئے اور لڑکی کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لئے رشتے قائم نہ ہوں۔ نہ لڑکی والے اس بنا پر رشتہ قائم کریں کہ لڑکا بہت کمانے والا ہے، پیسے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا نے رشتہ قائم کرنے کے لئے مختلف معیار رکھے ہوئے ہیں تو تم جس معیار کو دیکھو، وہ یہ ہے کہ دینی حالت

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

’’ہو گیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا‘‘ (منظوم)

زمین کے تم ستارے بن جاؤ (مسیح موعود)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے افطار پارٹی

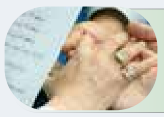

دربارِ خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یوں فرماتے: کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کر (رجسٹر روایات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

حضرت میاں امیرالدین صاحب احمدی گجراتی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنے قرضدار ہونے کی شکایت حضرت صاحب کے پاس کی۔ آپ نے فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ اب وہ بہت سارے لوگ جو اپنے مسائل کے بارہ میں لکھتے ہیں، معاشی مسائل کے بارے میں لکھتے ہیں، اُن کو عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہی بتاتے تھے کہ پانچ نمازیں پڑھا کرو اور درود شریف پڑھا کرو۔ فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ بس یہی میرا وظیفہ تھا کہ مجھ کو مولیٰ کریم نے برکت دی اور قرض سے پاک ہوگیا۔ اور جب مَیں قادیان میں آتا تھا تو چھوٹی مسجد میں جو اس وقت بڑی ہو چکی تھی (یعنی مسجد مبارک) جبکہ چھ آدمی صف میں اُس میں کھڑے ہوتے تھے۔ اوقاتِ نماز میں اُس مسجد میں مَیں کھڑکی کے آگے بیٹھ رہتا تھا۔ (اُس کھڑکی سے جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لاتے تھے۔) اس غرض سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس میں سے آتے تھے تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نماز کے لئے تشریف لاتے تو مَیں فوراً کھڑا ہو جاتا اور نماز میں آپ کے بائیں بازو کے ساتھ کھڑا ہوتا اور یہ وہ وقت تھا جبکہ ساتھ ہی کا کمرہ جو مسجد کے ساتھ ہے اُس میں حضرت صاحب اور چند مہمان جو اُس وقت ہوا کرتے تھے جو پانچ سے زائد نہ ہوتے تھے، اس کمرے میں آپ چاول یا کھانا اپنے ہاتھ سے خود کھلاتے تھے۔ تمام پیشگوئیاں میرے سامنے پوری ہوئیں اور مَیں اُن کا گواہ ہوں۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 189)

کہتے ہیں پھر مَیں یہ بھی ایک موقعہ عرض کئے دیتا ہوں کہ جب طاعون کے متعلق جلسہ ہوا ہے تو مَیں بھی اُس میں شریک تھا اور وہ ''بوہڑ'' جو قادیان سے مشرق کی طرف جھیل کے کنارے پر ہے اُس کے نیچے جا کر جلسہ ہوا تھا اور آپ نے اس بوہڑ کے نیچے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی تھی۔ میرے قیاس میں اس وقت جلسے میں شریک ہونے والے آدمی قریباً تین چار سو تھے، کمی و بیشی وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ پھر اس کے بعد مَیں نے جماعت کو بڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ وقت آ گیا کہ جب جلسہ دسمبر کے مہینے میں قائم کیا گیا تو بہت خلقت آنے لگی۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 191)

ایک دن شام کے وقت کھانا کھلانے کے واسطے یہ تجویز تھی کہ حضرت صاحب نے حکم دیا ہوا تھا اور اس مکان پر جو کہ چھتی ہوئی گلی کے مغرب کی طرف ہے وہاں کھلایا گیا، اور اس وقت ایک ضلع کے آدمیوں کو بند کر کے کھانا کھلاتے تھے، اُس وقت گوجرانوالہ کے آدمی کھا رہے تھے اور دروازہ بند تھا۔ مَیں بھوک سے تنگ آ کر اُس جگہ گیا، مجھے داخل نہ کیا گیا۔ مَیں واپس آ کر بھوکا سو رہا۔ رات کو حضرت صاحب کو الہام ہوا۔ (انہوں نے جو لکھا ہے۔ یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمِ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ تذکرہ میں جو الہام ہے اور دوسری روایات میں بھی یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ ہے۔ کہ اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلا۔ پھر صبح حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کھانے کی کیا تجویز ہو رہی ہے۔ تو عرض کیا گیا کہ ایک ضلع کے آدمیوں کو بلا کر دوسرے کو بلاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 7 پر

''ہوگیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا''

جب دل صافی میں دیکھا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہرِ عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں ''نور و نار'' کا

خوب بھڑکی آگ عالَم بن گیا ''دارالفساد''
ابتداء سے کام ہے ''ہیزم کشی'' کفار کا

پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلین
خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا

نرغہء اعداء میں گھِر کر بھی نہ ''ڈر'' جانا کبھی
خواہشِ اعلائے حق تھی، شوق تھا دیدار کا

کر دیئے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر کے ہر لشکر جرار کا

آسماں شاہد ہے ہاں اب تک زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرۂ تکبیر سے کفار کا

عشق میں تحلیل روحیں چُور زخموں سے بدن
سایۂ شمشیر میں پیغام دینا یار کا

ابر رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا چکے
کہہ دیا شیطاں نے ہنس کر ''زور تھا تلوار کا''

پھر نئی صورت میں ظاہر جلوۂ جاناں ہوا
نور پھر اترا جہاں میں ''مبدءُ الانوار'' کا

چن لیا اک عاشق خیر الرُسل شیدائے دیں
جس کی رگ رگ میں بھرا تھا عشق اپنے یار کا

حکم فرمایا ''قلم تھامے ہوئے میداں میں آ''
صفحۂ قرطاس سے ردّ کر عدو کے وار کا

پھینک کر شمشیر و خنجر آج دنیا کو دکھا
جذبِ صادق، رعبِ ایماں عاشقان زار کا

''گالیاں کھا کر دعا دو، پا کے دکھ آرام دو''
روز دل پر تیر کھاؤ، حکم ہے دلدار کا

نوکِ خامہ سے سلجھتی گتھیاں دیکھا کئے
خوب تار و پود بگڑا دجل کی سرکار کا

جھوٹ کے منہ سے اترنے جب لگی پھٹ کر نقاب
ہو گیا دشوار سینا اس کے اک اک تار کا

سانپ کی مانند بل کھاتا ہے ابلیسِ لعین
دیکھ کر رنگ جمالی احمدِ مختار کا

حق و باطل میں کرے گی چشمِ بینا امتیاز
ہو گیا آخر نمایاں فرق ''نور و نار'' کا

درعدن ایڈیشن 2008 صفحہ 52-54

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جَبْرَاِیلَ وَمِیکَاِیلَ وَإِسْرَافِیلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ أَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیمَا کَانُوا فِیهِ یَخْتَلِفُونَ اھْدِنِی لِمَا اخْتُلِفَ فِیهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَھْدِی مَنْ تَشَاءُ إِلَی صِرَاطٍ مُسْتَقِیمٍ

(صحیح مسلم کِتَابُ صَلَاۃِ الْمُسَافِرِینَ وَقَصْرِھَا بَابُ الدُّعَاءِ فِی صَلَاۃِ اللَّیْلِ وَقِیَامِهِ حدیث:1811)

ترجمہ: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تیرے بندے جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے تو ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی اپنے حکم سے مجھے ان میں سے جو حق ہے اس پر چلا، بے شک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔

یہ سید و مولیٰ مقدس الانبیاء، آقائے دو جہاں پیارے حضرت محمد ﷺ کی نمازِ تہجد کی پیاری دعا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اکثر نمازِ تہجد میں اس دعا کے ساتھ آغاز فرماتے تھے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

زمین کے تم ستارے بن جاؤ (مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کے حق میں دعا کرتے ہوئے لکھا کہ:

’’اب میں... دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 85)

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس معرکہ آراء کتاب میں جماعت احمدیہ کی بنیادی تعلیم تحریر فرما کر (جو الگ سے تین اداریوں میں دی جا رہی ہے) آخر پر تا قیامت آنے والے متبعین کو دی ہے۔ دوسری طرف ہمارے بہت ہی پیارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے متعلق فرمایا کہ: أَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ۔

(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر 895 و الشفاء باحوال المصطفیٰ للقاضی عیاض)

کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں آپ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

بعض روایات میں اس ارشاد سے قبل حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے نام آتے ہیں کہ ان کی پیروی کرو کیونکہ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو صحابہ جیسا نمونہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

’’میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہ نے اپنی تبدیلی کی۔انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے اسی طرح تم اپنی تبدیلی کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 264 حاشیہ)

پھر فرمایا

’’آخَرِيْنَ مِنْهُمْ کہہ کر جو خدا تعالیٰ اس جماعت کو صحابہ سے ملاتا ہے تو صحابہؓ کا سا اخلاص اور وفاداری اور ارادت ان میں بھی ہونی چاہیے۔صحابہ نے کیا کیا جس طرح پر انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کو دیکھا اسی طریق کو انہوں نے اختیار کر لیا یہاں تک کہ اس کی راہ میں جانیں دے دیں وہ جانتے تھے کہ بیویاں بیوہ ہوں گی۔ بچے یتیم رہ جائیں گے۔لوگ ہنسی کریں گے مگر انہوں نے اس امر کی ذرا پروا نہ کی انہوں نے سب کچھ گوارا کیا مگر اس ایمان کے اظہار سے نہ رکے جو وہ اللہ اور اس کے رسول پر لائے تھے۔حقیقت میں ان کا ایمان بڑا قوی تھا اس کی نظیر نہیں ملتی۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292 حاشیہ)

قبل اس کے کہ اس مضمون کو مزید آگے بڑھایا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نظام فلکی میں سورج، چاند اور ستاروں کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی جائے۔ نظام فلکی میں ہر چھوٹا سیارہ اپنے سے بڑے سیارے سے روشنی لے کر روشن ہوتا ہے جیسے ستارہ چاند سے اور چاند سورج سے۔ یہی نظام روحانی دنیا میں بھی پایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج قرار دیا ہے۔ اس زمانے کے چاند حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جو براہ راست سورج یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روشنی لیکر شمسی توانائی کو آگے پہنچا رہے ہیں۔اور صحابہ جو توانائی لے کر روشن ہوتے ہیں وہ چاند سے روشنی لیتے ہیں۔ یہاں یہ حقیقت بھی غور طلب ہے سورج دن کو روشن ہوتا ہے جبکہ چاند اور ستارے رات کو۔ گزشتہ وقتوں میں جب دنیا نے ترقی نہ کی تھی اور راستوں کی تلاش اور ان کی سمت متعین کرنے کے لیے کوئی آلے جیسے نیویگیشن یا ویوز نہیں بنے تھے۔لوگ تاروں کی مدد سے راستے تلاش کرتے اور اپنی سمت متعین کیا کرتے تھے۔اور اس میں یہ بھی سر (راز) ہے کہ آخری زمانے میں دنیا رات کی مانند ہو گی۔جس میں لوگ روحانی چاند اور روحانی ستاروں سے مدد لے کر راہ ہدایت تلاش کریں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہ کی پھر قائم ہوئی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 514)

پھر آپؑ نے فرمایا۔

’’صحابہ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکے ہیں بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ بھی صحابہ ہی میں داخل ہیں۔ جو احمد کے بروز کے ساتھ ہوں گے چنانچہ فرمایا ہے وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ آیت 4) یعنی صحابہ کی جماعت کو اس قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہؓ ہی ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 72)

پھر آپ نے ایک موقع پر صحابہ رسول کے رنگ سے اپنے آپ کو رنگین کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

’’صحابہؓ کرام کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا اور جو کچھ انہوں نے کیا اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 32، 33)

صحابہؓ رسولؐ کی سیرت و سوانح اور شمائل پر اکثر بات ہوتی رہتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی سیرت اور شمائل پر خطبات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جن میں صحابہ کی قربانیوں اور اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل وابستگی کے ایمان افروز واقعات شامل ہوتے ہیں۔آج کل سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت پر خطبات جاری ہیں اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت بیان ہو گی۔ ان شاء اللہ۔اور یہی وہ اجل صحابہ ہیں جن کی پیروی کرنے کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ جن کی قربانیوں کی بدولت تمام صحابہؓ کو ستارے قرار دے کر ان سے ہدایت اور رہنمائی لینے کی تلقین ملتی ہے۔اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم صحابہؓ کی اقتداء میں اپنے آپ کو ان حسین اعمال و افعال سے مزین کریں جن سے وہ صحابہؓ مزین تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا مبارک سرٹیفکیٹ عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرما رکھا ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یعنی ہم صحابہؓ جیسا کردار اختیار کریں گے ان کا رنگ چڑھائیں گے۔محبت وعشق کی مے پئیں گے جو صحابہؓ نے پی تو اخزی الاعادی دیکھنے کو ملے گا۔یعنی ہمارا دشمن ذلیل اور رسوا گا۔

(ابو سعید)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 28)

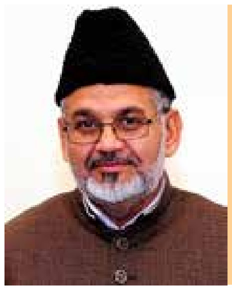

’ڈیلی بلٹن‘ نے اپنی اشاعت 21 مئی 2006ء صفحہ A-23 پر Opinion میں خاکسار کا انگریزی میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے: ’’لفظ جہاد کی اصل حقیقت اور معانی کو غلط سمجھا گیا ہے‘‘ اخبار نے خاکسار کا یہ مضمون مہمان کالم نگار کے حوالہ سے خاکسار کی تصویر اور مضمون کے ساتھ شائع کیا ہے آخر میں نام، مسجد کا پتہ بھی لکھا ہے۔ مضمون کا خلاصہ یہ ہے:

جہاد کے اصل معنی کو سمجھنے میں بہت لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ اگرچہ قرآن نے مسلمانوں کے لئے جہاد کو لازمی قرار دیا ہے لیکن لوگوں کا خون بہانے اور بلاوجہ زمین میں فساد پیدا کرنا بھی کوئی جہاد ہے؟ یہ بالکل جہاد نہیں ہے یہ عربی کا لفظ ہے جس کے معانی انتہائی کوشش کے ہیں۔ مغرب میں یہ تاثر ہے کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے حالانکہ لفظ اسلام ہی اس بات کی نفی کرتا ہے۔ اس بات کو کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے۔ دو وجوہات کی بناء پر سچ سمجھا گیا ہے۔ ایک تو غیر مسلموں کا اسلام کے بارے میں تعصب ہے دوسرے خود مسلمانوں کے عمل نے انہیں ایسا سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ مسلمانوں نے اب تک جو جہاد کی تعریف کی ہے اور مسلمانوں کا اپنا خود رویہ ایسا ہے اس سے انہوں (مغرب) نے یہ سمجھا ہے کہ اسلام دہشت گردی کو سراہتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں اس بات کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ امن کے شہزادے تھے۔ آپؐ نے تو اپنے خون کے پیاسوں کو امن دیا اور ان سے حسن سلوک فرمایا۔ اگر ایسا ہے کہ ایک طرف اسلام خون بہانے اور فساد برپا کرنے کے خلاف ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کا عمل یہی ہے تو پھر تضاد کیا ہے؟ اس کی پھر حقیقت کیا ہے؟ قرآن کریم 25:53 میں فرماتا ہے وَجَاهِدۡهُمۡ بِهٖ جِهَادًا كَبِيۡرًا کہ اس کے ذریعہ (یعنی قرآن کے ذریعہ) جہاد کر۔ یعنی قرآن کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلاؤ اور اپنے عملوں کے ساتھ ثابت کرو۔ یعنی اپنی اصلاح کرو اور تزکیہ نفس کرو یہ اس وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے۔ گویا موجودہ وقت میں جو زہریلے اثرات ہیں ان سے بچنے کے لئے ہر وقت جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں ہے وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (22:79)

ایک اور جہاد کی قسم یہ ہے کہ اپنے دفاع میں کیا جائے۔ جیسا کہ قرآن شریف سورۃ بقرہ میں ہے کہ خدا کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جو تمہارے خلاف لڑائی کر رہے ہیں۔ مذہبی جنگ اسی وقت ہوسکتی ہے اگر مدمقابل بھی تمہیں مذہبی ظلموں کا نشانہ بنائے۔ اب قرآن کریم کی مندرجہ بالا تعلیمات کی روشنی میں قرآن کو مورد الزام ٹھہرانا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

آپ کو چاہئے کہ مذہب کو سیاست سے بالکل الگ کر کے دیکھیں۔ سیاست میں بھی عدل اور انصاف سے کام لیں۔ اس وقت جو اسلام پر اعتراضات کئے جا رہے ہیں اس کی وجہ میں نے بتا دی ہے۔ پس اس جواب کی روشنی میں اپنے مطمح نظر کو ٹھیک کریں۔

آنحضرت ﷺ نے کس قسم کا جہاد کیا۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ 13 سال مکہ میں رہے۔ مکہ کے لوگوں نے ہر قسم کے مظالم آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر کئے۔ بلکہ آپ کو جان سے مارنے کی بھی سکیم لڑائی۔ اور انہوں نے آپ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہنچانے میں ہر قسم کی رکاوٹ ڈالی۔ آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی سفاکانہ ظلم کیا گیا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا، گلیوں میں گھسیٹا گیا، ان کے سینوں پر چڑھ کر ڈانس کیا گیا، دہکتے کوئلوں پر لٹایا گیا، سوشل بائیکاٹ کیا گیا، پھر آپؐ کو اور مسلمانوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنا پڑی۔ مخالفین نے اسی پر ہی بس نہیں کی بلکہ پھر مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ جس کی وجہ سے آپؐ نے دفاعی جنگ لڑی۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ مغربی ممالک میں آزادی ہے اور مسلمان ان ممالک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہی اور یہی اسلامی تعلیم بھی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان کہلانے والے ملکوں میں اس تعلیم پر عمل نہیں ہو رہا وہ تعلیم دوسروں نے اپنائی۔ مگر مسلمان کہلانے والوں نے نہیں۔ ان حالات میں جب کہ مغرب آپ کو مذہب کی بالکل آزادی دیتا ہے ان کے خلاف جہاد کرنا بالکل غلط ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت اس قسم کے جہاد کی کلیۃً نفی کرتی ہے۔ اسلام میں مذہب کے نام پر خون بہانے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ آجکل کے زمانہ میں اسلام پر حملہ ’’قلم‘‘ کے ذریعہ کیا جا رہا ہے اس لئے ان کا جواب قلم کے ذریعہ اور دلائل کے ذریعہ ہی دینا چاہئے۔

جہاں ہم متشدد قسم کے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے وہاں پر ان ممالک کے حکمرانوں اور پالیسی بنانے والوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام لیں اور مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز نہ کریں۔ ان کی حق تلفی نہ کریں کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ اشتعال میں آئیں۔ خاکسار نے مضمون کے آخر میں لکھا کہ:

پس ایسے ممالک جہاں مسلمانوں کو ان کے مذہب پر عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کی مکمل آزادی ہے ان کے خلاف جہاد کرنا یا لڑائی کرنا بالکل ناجائز ہے۔

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 181 ممالک میں رہنے والے تمام احمدیوں سے کہا ہے کہ وہ زیادہ توجہ اپنی اصلاح کی طرف کریں اور اپنی عبادتوں کے معیار کو اعلیٰ بنائیں۔ ہم سب کو اسی جہاد کی طرف بلاتے ہیں اور صحیح بات بھی یہی ہے اور یہ کہ اس وقت کا اہم جہاد بھی یہی ہے۔

اخبار نے آخر میں لکھا کہ یہ مضمون امام شمشاد ناصر نے لکھا ہے جو بیت الحمید مسجد چینو سے تعلق رکھتے ہیں۔

’انڈیا پوسٹ‘ نے اپنی 26 مئی 2006ء کی اشاعت صفحہ 21-26 پر نصف سے زائد صفحہ پر 3 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ اسی خبر کا عنوان ہے کہ:

سیمینار۔ کیا مذہب اور امن ایک ساتھ چل سکتے ہیں؟

تصاویر میں ایک میں سامعین بیٹھے مقررین کو سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں ہیڈ ٹیبل پر تمام مقررین بیٹھے ہیں اور ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے خبر میں لکھا کہ: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں احمدی مسلم طلباء نے ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔ یہ سیمینار یونیورسٹی کے سوشل سائنس پلازا ایڈیٹوریم میں ہوا جس کا عنوان تھا۔ ’’کیا امن اور مذہب اکٹھے چل سکتے ہیں؟‘‘

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو نعمان مبشر نے کی اور پھر اس کا ترجمہ پیش کیا۔ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر نے استقبالیہ دیا۔ ان کے ان الفاظ کو اخبار نے جلی حروف میں لکھا کہ: احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ کی تنظیم ایک الگ اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے جس کا ایجنڈا صرف امن اور مذہبی رواداری کا قیام ہے۔ اس موقعہ پر ربائی یوناح باکسٹن نے یہودی مذہب میں امن کی تعلیم کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ میرا آج کا دن بہت اہم ہے کہ اس موضوع پر میں اپنے مذہب سے امن کے بارے میں بتا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اور امن اکٹھے چل سکتے ہیں اور یہ ہم سب مل کر ایسا کر سکتے ہیں۔ ربائی کی تقریر کے بعد عیسائی مذہب کے نمائندہ منسٹر چارلس ڈورسی آف اروائن نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم واقعہ میں امن قائم رکھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا ہو گا اور اس سفر میں پہلی منزل ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات ہے۔

امام شمشاد ناصر آف کیلیفورنیا نے کہا: اسلام کے معانی ہی امن کے ہیں اور جب مسلمان دوسرے سے ملاقات کرتا ہے اس وقت وہ السلام علیکم کہتا ہے جس کا مطلب ہے کہ میری طرف سے آپ کے لئے امن ہی امن ہے۔ باقی مذاہب بھی عمل کی تعلیم دیتے ہیں مگر اسلام امن سکھاتا ہے اور امن کی تبلیغ کرتا ہے اور امن پھیلاتا ہے۔ اسلام میں 5 نمازیں ہیں جو امن کی بنیاد ہیں اور یہ نمازیں جہاں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھاتی ہیں یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ امن رکھنے میں معاون ہیں وہاں یہ مخلوق کے ساتھ بھی امن کے ساتھ رہنے کی بنیاد اور اکائی ہے۔ اور اس میں سب سے اول ماں باپ، میاں بیوی اور بچے، رشتہ دار، ہمسایہ اور کمیونٹی کے لوگ ہیں۔ اس کے بعد پھر دیگر لوگ ہیں۔ اگر ہم امن کی تعلیم پر عمل بنیادی اکائی سے کریں تو پھر ہم عالمی امن حاصل کر سکتے ہیں۔ اخبار نے آخر میں لکھا کہ:

تینوں مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر کے بعد سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا اور پھر اختتام خاموش دعا پر ہوا جو امام شمشاد نے کرائی۔

پاکستان پوسٹ نے 15 جون 2006ء کی اشاعت میں اسلامی صفحہ کے عنوان سے خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’قرآن کریم کے محاسن وفضائل و برکات‘‘ خاکسار کی تصویر اور نام کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں نماز کے بارے میں قرآن کریم میں جس قدر تاکید ہے اس کا بیان ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنی اہلیہ اور بیٹے کو وہاں چھوڑ کر جہاں بیت اللہ کی تعمیر ہوئی تھی سے ثابت کیا کہ اتنی بڑی قربانی بھی يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ کی وجہ سے تھی۔ خاکسار نے لکھا کہ نماز کی توجہ اور اہمیت دلانے کے لئے رسول کریم ﷺ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں ایک حکایت بیان ہوئی ہے وہ بھی یہاں لکھی گئی ہے۔ یہ حکایت کچھ یوں ہے:

ایک نواب تھا اس نے ایک مولوی سے وعظ سنا کہ نماز پڑھنی چاہئے تو رات کو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ صبح مجھے نماز کے لئے جگا دینا۔ جب صبح ہوئی تو نوکر نے نواب صاحب کو جگایا۔ نواب صاحب نے

دوسری طرف کروٹ بدل لی۔ نوکر نے دوسری طرف جاکر جگایا تو نواب صاحب نے پھر کروٹ بدل لی۔ نوکر بے چارہ اسے بار بار جگاتا رہا۔ آخر جب اس نے نواب صاحب کو بار بار جگایا تو نواب صاحب غصے میں آگئے اور اٹھ کر نوکر کو خوب مارا اور کہا کہ کم بخت جب میں ایک دو دفعہ کے اٹھانے سے نہ اٹھا تو تجھے سمجھ نہ آئی کہ میں ابھی نہ اٹھوں گا پھر کیوں تو نے بار بار جگایا۔ حالانکہ خود ہی تو نوکر سے کہا تھا۔

اب بے چارے کی اس طرح شامت آئی تو اصل بات یہ ہے کہ انسان اپنے اندرونے کو پہلے صاف کرے اور دل میں ایک عزم اور ارادہ پیدا کرے۔ خدا کی محبت اور اس کے خوف سے انسان نیک اعمال بجالا سکتا ہے۔

یہ خوبی قرآن مجید میں بدرجہ اتم موجود ہے کہ انسان کی مختلف پیرایوں میں اس کی فطرت کے مطابق بار بار نہ صرف اسے جگاتا ہے بلکہ یاد دہانی کرواتا بھی ہے تا کہ انسان نصیحت پکڑے۔ اس لئے قرآن کریم کی ان خوبیوں سے آگاہی نہیں ہوسکتی جب تک قرآن کو بار بار معانی کے ساتھ سمجھ کر نہ پڑھا جائے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر لکھا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی 15 جون 2006ء کی اشاعت میں ’’دین کی باتیں‘‘ کے عنوان کے تحت خاکسار کا مضمون بعنوان قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات صفحہ 6 پر شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں بھی اسلام کے دوسرے رکن یعنی نماز کی اہمیت کے بارے میں زیادہ تر بیان ہے۔ خاکسار نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ قرآن کریم کے محاسن سے نماز کے مضمون کا کیا تعلق ہے؟

اس بارے میں خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کامل شریعت ہے جو تمام جہانوں کے لئے قیامت تک ہدایت کا موجب ہے اور آنحضرت ﷺ نے جس خوبی کے ساتھ اور جس حسن کے ساتھ احکام خداوندی پر عمل کیا وہ قرآن کریم کا حسن اور خوبی بن جاتی ہے کیونکہ آپؐ نے قرآن کریم کے احکامات کو اللہ تعالیٰ سے سمجھا اور سب سے زیادہ احسن رنگ میں عمل کیا۔ اس کے بعد اس مضمون میں آنحضرت ﷺ کا نماز کے لئے اہتمام کے چند واقعات درج کئے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی آخری وصیت کے عنوان کے تحت حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ کی یہ روایت درج کی ہے کہ ’’الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم‘‘ یعنی اے مسلمانوں! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ تم نماز اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا۔ اس کے بعد چند اور احادیث درج کی گئی ہیں۔ جن میں نماز کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

مضمون کے آخر میں ملفوظات میں مذکور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ نصیحت درج ہے کہ نماز ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگے مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 22 جون 2006ء کے صفحہ 6 پر ’’امن کی باتیں‘‘ کے تحت خاکسار کے مضمون قرآن کریم کے محاسن و فضائل نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

مضمون میں عبادت کے مفہوم کو قرآن کریم کی آیات سے واضح کیا گیا ہے۔ نماز اور مسجد کی اہمیت کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے سات لوگوں کا ذکر کیا ہے جن پر قیامت کے دن خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوگی ان میں امام عادل، وہ نوجوان جس کی جوانی عبادت اور خدا تعالیٰ کے خوف میں بسر ہوئی، وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے وغیرہ شامل ہیں۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے اپنی 26 جون 2006ء کی اشاعت کے صفحہ 3A پر اس عنوان سے خبر دی کہ ’’چینو امام مسلم ریجنل سالانہ اجتماع میں تقریر کرتا ہے‘‘

سین ہوزے۔ سے میسن سٹاک سٹل نے خبر دی ہے کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے ویسٹ کوسٹ کے سالانہ ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ میں تقریر کی ہے جو کہ 28 مئی کو سین ہوزے میں ہوا تھا۔ امام شمشاد نے کہا کہ نوجوانوں کو پانچ وقت کی نمازوں پر مداومت اختیار کرنی چاہئے اور انہیں چاہئے کہ وہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبۂ جمعہ بھی باقاعدگی کے ساتھ سنا کریں۔ جن کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ ناصر اس وقت ساؤتھ کیلیفورنیا کے شہر چینو میں اپنی جماعت کے سرکردہ ہیں۔

اردو لنک اپنی اشاعت 30 جون تا 6 جولائی 2006ء کے صفحہ 6 پر ’’دین کی باتیں‘‘ کے تحت خاکسار کا ایک مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے نماز باجماعت، مسجد کے ساتھ وابستگی اور ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ کی تشریح اور پھر وضوٗ کی حکمت نیز احادیث نبویہؐ سے وضوٗ کی فضیلت کا ذکر کیا ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟

اس پر صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضوٗ کرنا اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے۔

مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ درج ہے:

یہ جو لکھا ہے کہ وضوٗ کرنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم بھی ضائع نہیں جاتے اور ان کے بجالانے سے بھی گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 7 جولائی 2006ء کے صفحہ 26 پر انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے ہماری ایک خبر دی ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے:

’’امام شمشاد کی ریورنڈ کوکاسکی (پادری) کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر تقریر‘‘

چینو کیلیفورنیا اخبار نے لکھا کہ ریورنڈ کوکاسکی کی ریٹائرمنٹ کے موقعہ پر ان کے چرچ واقعہ سلور سپرنگ میں ان کے اعزاز میں دی گئی ایک الوداعیہ میں دیگر مقررین کے علاوہ امام شمشاد بھی تھے۔ ریورنڈ جے نیس اور کونسل ممبر میری لین پریزنر تھے۔

اس موقع پر امام شمشاد کو لاس اینجلس سے آنے اور اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس موقعہ پر ان کے چرچ کے قریباً 500 لوگ شامل تھے۔ ان کے علاوہ علاقہ سے اور دیگر مذہبی لیڈر بھی شامل ہوئے تھے۔

امام شمشاد نے چرچ کا شکریہ ادا کیا کہ اس خاص موقعہ پر انہوں نے مجھے دعوت دی کیونکہ ریورنڈ کوکاسکی نہ صرف ایک اچھے آدمی ہیں بلکہ ان کے ساتھ میرا اور میری احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ گہرے دوستانہ روابط بھی ہیں۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہمارے دوستانہ تعلقات 9/11 کے بعد شروع ہوئے اور اس کے بعد سے ہم نے ایک دوسرے کے پروگراموں میں ہمیشہ شرکت کی۔ اس وقت میں ریورنڈ ڈیوڈ کوکاسکی کی خدمت میں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ اور کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

خبر میں تصویر بھی شائع ہوئی ہے جس میں خاکسار ان کے چرچ میں پادری کوکاسکی کو قرآن شریف مع انگریزی ترجمہ اور دوسری کتاب مسیح ہندوستان میں کا انگریزی ترجمہ پیش کر رہا ہے۔ آخر میں خاکسار کا تعارف بھی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے بھی یہی مذکورہ بالا خبر اپنی 7 جولائی 2006ء کی اشاعت کے صفحہ B-17 پر تصویر کے ساتھ شائع کی ہے جس کا درج ذیل عنوان دیا ہے:

’’امام ریورنڈ کی ریٹائرمنٹ کی تقریب میں تقریر کرتا ہے۔‘‘

اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد نے اس موقعہ پر ریورنڈ کوکاسکی کو قرآن کریم کا تحفہ دیا۔

اردو لنک نے 14 سے 20 جولائی 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 6 پر ’’دین کی باتیں‘‘ کے تحت خاکسار کے مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل اور برکات کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر شائع کیا۔

اس مضمون میں نماز کے اوقات کا ذکر ہے اور یہ لکھا ہے کہ لوگوں کی مصروفیات کا مطلب یہ نہیں کہ نماز سے غفلت برتی جائے اور یہ حدیث نبویؐ بھی درج کی گئی ہے کہ جو نماز فجر اور عشاء سے غفلت برتتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو کامل نور کی بشارت دے دو جو اندھیروں میں مسجد کی طرف آتے ہیں۔ اس میں مسجد میں آنے والوں کے لئے بشارت ہے۔

پھر نماز میں وساوس کا علاج لکھا ہے اور شیطان سے بچنے کی ہدایت ہے نیز ملفوظات سے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ درج کیا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا ہے:

’’شیطان سے بچو۔ شیطان انسان کا پورا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے۔ اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر اس پر خوش نہیں ہوا اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ یہ جو فرمایا ہے کہ اِنَّ الۡحَسَنَات یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔

مضمون کے آخر میں ایک حوالہ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے بھی نماز کی اہمیت اور برکات پر درج کیا گیا ہے۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبر بھی درج ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 21 جولائی 2006ء کی اشاعت کے صفحہ C-34 پر ¼ صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہماری مختصراً خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے:

’’چرچ کے لوگوں نے مسجد کا وزٹ کیا‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ San Dimas کمیونٹی چرچ کی پادری Rev Joyce Kirk کی قیادت میں لوگوں نے مسجد بیت الحمید کا 19 جون کو وزٹ کیا۔ اس موقعہ پر جو تقریب ہوئی اس میں مکرم نعمان مبشر صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد پادری صاحبہ (ریورنڈ جوائس کرک مُور) نے اپنے چرچ کے بارے میں معلومات دینے کے ساتھ مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات کی۔ امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید نے اس موقعہ پر The Da Vinci Code کی فلم اور کتاب کے بارے میں بات کرنے کے بعد پادری صاحبہ کو کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ پیش کی۔

جن دو تصاویر کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک تصویر میں ریورنڈ کرک مور اپنے چرچ کے بارے میں بتا رہی ہیں جبکہ ہیڈ ٹیبل پر ایک طرف مکرم مونس چوہدری صاحب سیکرٹری تبلیغ اور دوسری طرف مکرم سید وسیم احمد صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر بیٹھے ہیں۔ دوسری تصویر جو کافی بڑی ہے اس میں جماعت کے لوگ اور چرچ کے لوگ بیٹھے ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں۔

’’دی ڈاپچی کوڈ‘‘ ایک ناول ہے جسے Dan Brown نے تصنیف کیا تھا۔ بعد میں کولمبیا پکچرز نے اس ناول کی فلم سازی کی۔

یہ اختلافی نظریات پر مبنی ایک ناول اور فلم ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیتھولک چرچ کے متعلق اپنے انداز میں تاریخ کو بیان کیا گیا ہے۔

’’دی مسلم ورلڈ ٹوڈے‘‘ نے 21 جولائی 2006ء بروز جمعہ کو صفحہ 17 پر ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کے عنوان سے خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ ڈان براؤن نے ناول ڈاونچی کوڈ کی 40 ملین کے قریب کاپیاں چالیس سے زائد زبانوں میں شائع کی ہیں۔ مئی 2006ء میں ڈاوِنچی کوڈ فلم 125 ملین ڈالرز میں ریلیز ہوئی تھی۔ اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کی تصویر کشی کی گئی ہے اور عیسائیت پر غیر عمومی پہلوؤں سے موجودہ دور کی عیسائیت پر ایک حملہ ہوا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک انسان تھے اور وہ ایک فیملی رکھتے تھے اور یہ موجودہ عیسائیت کے نظریہ کو بری طرح توڑتا ہے۔

اس پر کئی مسلمانوں اور عیسائیوں نے احتجاج کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ ناول اور فلم کئی ملکوں میں بند کر دی گئی ہے۔ تاہم اس کو Fictional کہنے کے بعد کچھ ممالک میں اس کی اجازت بھی دی گئی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کو غیر حقیقی کہنے کے باوجود جب برطانیہ میں ایک سروے کیا گیا تو 59% لوگوں کا خیال تھا کہ اس میں کچھ نہ کچھ تو حقیقت ضرور ہے۔

تاریخی طور پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب کے بعد کی زندگی کے شواہد ملتے ہیں جبکہ عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے اور وہ انسانیت کے گناہوں کا کفارہ بنے۔ صرف مسلمانوں کی ایک جماعت ہے جو کہ یقین رکھتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے کیونکہ یہود کے عقیدہ کے مطابق کسی کو سبت کے وقت صلیب پر نہیں رکھا جاتا۔ پس حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو بہت پہلے ہی صلیب سے اتار لیا گیا اور وہ چند گھنٹے ہی صلیب پر رہے۔ تاہم جب رومن سپاہی آئے اور انہوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو دیکھا جو کہ بے ہوش ہو چکے تھے تو انہوں نے سمجھا کہ یہ وفات پا چکے ہیں۔ اس پر انہوں نے ان کو ان کے حواریوں کے سپرد کر دیا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (1835ء۔1908ء) جو کہ کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کے مصنف ہیں اور بانی جماعت احمدیہ ہیں نے اپنی اس کتاب میں بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب کی لعنتی موت سے بچے اور وہ کیسے ہندوستان سفر کر کے پہنچے۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اس Thesis کو بہت سے مسلمانوں اور بدھ مت کے تاریخ دانوں اور تاریخ کے حوالوں سے ثابت کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس مضمون کو لکھنے کا اصل مقصد موجودہ دور کے مسلمانوں اور عیسائیت کے گمراہ کن عقائد کو ختم کرنا ہے۔

بہت سے مسلمان اور عیسائی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ جنت میں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں کسی بھی وقت دوبارہ زمین پر آئیں گے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عیسائی سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر وفات پانے کے بعد آسمان پر چلے گئے اور وہ اپنے باپ یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ دائیں طرف بیٹھے ہیں اور قیامت کے دن وہ دوبارہ نازل ہوں گے۔ جبکہ کچھ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صلیب پر مرنے سے پہلے ہی آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے۔ مسلمان یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور خدا نہیں ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ لکھتے ہیں کہ وہ اس کتاب میں یہ بات ثابت کریں گے کہ حضرت عیسیٰؑ نہ ہی اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں اور نہ ہی ان کا دوبارہ نزول ہوگا۔ اور یہ بات بھی ثابت کریں گے کہ ان کا 120 سال کی عمر میں سرینگر کشمیر میں انتقال ہوا اور ان کی قبر محلہ خان یار سرینگر کشمیر انڈیا میں ہے۔

اپنے دعویٰ کے ثبوت میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے بائبل، قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی احادیث کے حوالہ جات کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے بہت سی طبی کتب کا حوالہ بھی دیا جن سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آخر میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان ساری دلیلوں کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو الہام کیا اور بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہو چکی ہے۔

وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کتاب شروع سے آخر تک پڑھے گا تو وہ ضرور قائل ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے ایک سروے میں لوگوں نے کہا ہے کہ ڈاونچی کوڈ میں کچھ نہ کچھ سچائی ہے تو اس کتاب یعنی ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کا بھی ضرور مطالعہ کریں

خاکسار نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کا مطالعہ کریں اور ایک اور کتاب جس کے مصنف حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب ہیں نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے کہ ’’حضرت عیسیٰؑ کہاں فوت ہوئے ہیں‘‘

ہر دو کتب جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ www.alislam.org پر دستیاب ہیں۔

اخبار نے خاکسار کے مضمون جس کا عنوان ہے کہ ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کے ساتھ ہی ’’دی ڈاوِنچی کوڈ‘‘ ناول کے ٹائٹل پیج کی تصویر بھی دی ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 22 جولائی 2006ء بروز ہفتہ کی اشاعت میں صفحہ A-10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان Davinci Code not the only book to challenge various beliefs about Christ.“ شائع کیا۔ یہ قریباً نصف سے زائد صفحہ پر مضمون ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں مسلم ورلڈ ٹوڈے کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ یہ مضمون اس اخبار میں زیادہ تر عیسائی حضرات کے لئے لکھا تھا جس میں ڈاوِنچی کوڈ ناول اور فلم کے بارے میں معلومات ہیں۔ لیکن خاکسار نے اپنے مضمون میں اس بات کو اجاگر کیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں صحیح معلومات مہیا کی ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں قرآن وحدیث کے علاوہ بائبل اور طبی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں بلکہ وہ صلیب سے زندہ بچے اور خدا تعالیٰ نے انکو صلیب کی لعنتی موت سے بچایا اور پھر وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں انہوں نے طبعی عمر پا کر طبعی وفات پائی۔ مضمون میں عیسائی عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے اور اس کا بطلان ثابت کیا گیا ہے اور لوگوں کو ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (1835ء تا1908ء) کی تصنیف ہے اور اسی طرح کتاب ’’حضرت عیسیٰؑ کہاں فوت ہوئے؟‘‘ جماعت کے ایک بزرگ عالم جلال الدین شمس صاحب کی تصنیف ہے، کو پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ انگلستان میں جو سروے ہوا اس کے مطابق اس دی ڈاونچی کوڈ میں اگر کچھ صداقت ہے تو اصل صداقت کی تلاش کے لئے ان مذکورہ بالا کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے تا قاری حقیقت تک پہنچ سکے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور مسجد بیت الحمید کا پتہ درج ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 21 تا27 جولائی 2006ء میں صفحہ 9 پر کمیونٹی نیوز میں ہماری اس عنوان سے خبر دی:

’’مسجد بیت الحمید میں آٹھویں دو روزہ سالانہ قرآن کانفرنس‘‘

اس خبر میں اخبار نے ہماری سات تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ تصاویر میں برادر مکرم منیر حامد صاحب نائب امیر، مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن، مکرم رشید رینو صاحب امریکن، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر تقاریر کر رہے ہیں جبکہ ایک تصویر میں سامعین قرآن کانفرنس میں پروگرام سن کر نوٹس لے رہے ہیں اور ایک تصویر میں لوگ قطار میں کھڑے کھانا لے رہے ہیں۔

خبر میں نمائندہ لنک کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو میں گزشتہ دنوں ’’قرآن کانفرنس‘‘ کا اہتمام کیا گیا۔ 250 سے شائد مرد وزن اور بچوں نے اس دو روزہ قرآن کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کو مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے مکرم عمران جٹالہ صاحب، مکرم عبد الباسط صاحب اور اپنی ٹیم کے ساتھ آرگنائز کیا۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو کہ تمام دنیا کی بھلائی کے لئے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ قرآن کریم کی تعلیم میں اتنی تاثیر اور قوت ہے کہ اس سے سب اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر کرنل فضل احمد صاحب نے جو میری لینڈ سے تشریف لائے تھے، نے سورہ فاتحہ کے معانی اور تفسیر بیان کی۔ مکرم خرم شاہ صاحب نے قرآن کریم کی جمع و تدوین

پر مقالہ پڑھا۔ نوجوان حافظ احمد صاحب نے صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر صاحب نے کانفرنس کے آغاز میں قرآن کریم کی تلاوت کے آداب اور غرض و غایت پر قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اگر ہم صحیح مسلمان بنا چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو قرآن کریم کو حرز جان بنائیں۔ روزانہ تلاوت کریں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ کانفرنس کے دوسرے روز کا پہلا سیشن امام سید شمشاد احمد ناصر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن سے شروع ہوا۔ جس میں متعدد سکالرز نے تقاریر کیں۔ مکرم ڈاکٹر خالد شیخ صاحب نے ''قرآن کریم اور سائنس'' کے موضوع پر 45 منٹ کا لیکچر دیا۔ مکرم ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے قرآن کریم کی اخلاقی تعلیم کے بارے میں مقالہ پیش کیا۔ مکرم انور محمد خان صاحب نے میاں بیوی، اولاد، رشتہ داروں کے ساتھ سلوک سے متعلق اسلامی تعلیم قرآن کریم سے پیش کی۔ امام ارشاد ملہی صاحب نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور سیکھنے کی بنیادی تعلیم پیش کی۔ مسٹر رچرڈ رنیو جو کہ اس کانفرنس کے لئے پورٹ لینڈ سے تشریف لائے تھے نے مستشرقین کے قرآن کریم پر اعتراضات کے جوابات پیش کئے۔ ڈاکٹر عاطف ملک آف فی نکس نے قرآن کریم کی آئندہ زمانے کی پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کی۔ برادر رقیب ولی صاحب نے قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے ذکر پر اپنا مقالہ پڑھا اور اس طرف توجہ دلائی کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات اور آخری آیات پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ برادر منیر حامد صاحب نے جو فلاڈلفیا سے تشریف لائے تھے کانفرنس کے آخری روز حاضرین کو صحابہؓ کی محبت کے واقعات سنائے۔ اس طرح یہ دو روزہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کیا ہے۔ پس جب دینی حالت دیکھی جائے گی تو لڑکا بھی اور لڑکی بھی اپنے دینی معیار بلند کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر لڑکے کو یہ کہا دینی معیار دیکھو لڑکی کا، حسن دیکھنے کی بجائے، دولت دیکھنے کی بجائے تو جہاں لڑکیوں میں یہ شوق اور روح پیدا ہوگی کہ ہم اپنے دینی معیار کو بلند کریں، علاوہ دوسری دنیوی نعمتوں کے جو اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، تو خود لڑکے کو بھی پھر اپنا دینی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ کیونکہ دینی معیار صرف یکطرفہ نہیں ہوسکتا۔ یہ نہیں کہ لڑکا تو خود بیہودگیوں میں ملوث ہو اور مختلف قسم کی آوارہ گردیوں میں ملوث ہو، دنیاداری میں ملوث ہو اور یہ خواہش رکھے کہ اس کی بیوی جو آنے والی ہے اس کا دینی معیار بلند ہو۔ تو ظاہر ہے کہ جب یہ خواہش ہوگی کہ دینی معیار بلند ہو میری دلہن کا تو خود بھی وہ اس طرف توجہ دے گا۔ اسی لئے نکاح کے خطبہ کے موقعہ پر تقویٰ کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے اگر ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ تقویٰ پہ قائم رہنا ہے، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظرانداز کرنا ہے، ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا ہے۔ لڑکی نے لڑکے والوں کا خیال رکھنا ہے اپنے سسرال کا اور لڑکے نے اپنے سسرال کا خیال رکھنا ہے تو کبھی وہ مسائل پیدا نہ ہوں جو رشتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ اہم ہے کہ ہمیشہ اعتماد قائم ہونا چاہئے اور اعتماد اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جب سچائی پر بنیاد ہو۔ قول سدید کا مطلب یہ ہے کہ ایسی سچائی جس میں بالکل کسی قسم کا اینچ پیچ نہ ہو، سیدھی اور کھری اور صاف بات ہو۔ یہ نہیں کہ پتہ لگتا ہے کہ شادی کے بعد، لڑکی کو یا لڑکے کو کہ انٹرنیٹ (Internet) پہ ای میلوں (Emails) کے ذریعہ بعض ایسے رابطے ہیں جن کی وجہ سے پھر بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ پس پہلے دن سے جب رشتے قائم ہوں، سچائی پر بنیاد رکھ کر، اپنا سب کچھ واضح طور پر بتا دینا چاہئے اور پھر رشتے قائم کرنے چاہئیں تا کہ بعد میں کسی قسم کی بے اعتمادی پیدا نہ ہو۔

پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اس دنیا کو سب کچھ نہ سمجھو بلکہ یہ دیکھو کہ اس دنیا میں چند سال کی زندگی گزارنے کے بعد، نوجوانی کی عمر گزارنے کے بعد بڑھاپے میں ویسے بھی دنیا کی طرف خواہش کم ہوجاتی ہے، یہ نوجوانی کے بھی چند سال ہیں جن میں زیادہ سے زیادہ دنیا کی خواہشات کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بڑھاپے اور نوجوانی کی عمر گزارنے کے بعد بھی 70سال 80سال جو زندہ رہے گا، تو جو اخروی زندگی ہے جو آخری زندگی ہے اور ہمیشہ کی زندگی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا خیال رکھو۔ پس اگر یہ چیزیں ہمارے اندر پیدا ہو جائیں، ہمارے رشتوں میں پیدا ہو جائیں تو کبھی بے اعتمادی نہ ہو، کبھی رشتے نہ ٹوٹیں، کبھی لڑائیاں نہ ہوں، ایک دوسرے کے جذبات کا، احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں اور جماعت میں خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

ایک وقت تھا کہ جب ہم کہا کرتے تھے کہ اس یورپین معاشرہ میں، مغربی معاشرہ میں رشتے بہت ٹوٹتے ہیں اور اس کی وجہ یہی بے اعتمادی ہوتی ہے، لڑکا اور لڑکی میں، میاں اور بیوی میں ایک عمر کے بعد، چند سال گزارنے کے بعد بے اعتمادیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور رشتے ٹوٹتے ہیں''۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2012ء)

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

میرے سامنے حضرت صاحب نے یہ فرمایا کہ ''دروازے کھول دو، جو آئے اُس کو کھانے دو''۔

(ماخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3صفحہ 191، 192)

حکیم عبدالصمد صاحب بھی اپنی روایت بیان کرتے ہیں اُس میں بھی اس کا کچھ حصہ آجائے گا جو عبدالغنی صاحب دہلی کے بیٹے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں 1907ء میں قادیان میں حاضر ہوا۔ عصر کے بعد کھانا کھانے کے لئے جب ہم لنگر خانہ میں جانے لگے تو کچھ لوگ دروازے میں کھڑے تھے۔ مَیں بھی وہیں کھڑا ہوگیا۔ دروازہ کھلنے پر لوگوں نے اندر جانا چاہا۔ ایک لڑکے نے اُن کو دھکے دے کر دروازہ بند کر دیا۔ وہ لوگ بہت شرمندہ اور نادم ہو کر واپس چلے گئے۔ مَیں پھر تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں۔ مَیں مسجد مبارک کے پرانے زینہ کے پاس کھڑا ہوگیا۔ اوپر سے حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ بہت سا مجمع تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کل کوئی قصہ ہوا ہے یا فرمایا کوئی جھگڑا ہوا ہے۔ مجھے صحیح الفاظ یاد نہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ منتظمین کی غلطی تھی، بعض معزز آدمی اندر جانا چاہتے تھے، ایک لڑکے نے دھکا دے کر لنگر کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ معزز لوگ تھے وہ ناراض ہو کر اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ پھر ان کو کھانا بھیجا گیا۔ بعض نے کھالیا مگر بعض نے نہیں کھایا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ جن لوگوں کی غلطی سے یہ حرکت ہوئی ہے اُن کو شرم کرنی چاہئے اور وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جن کی چیخ و پکار کی آواز آسمان پر سنی گئی۔ اس کے بعد فرمایا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ کہ اے نبی! تو بھوکوں اور بیقراروں کو کھانا کھلا۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ الفاظ تکمیل کے ہیں۔ مَیں اُس وقت اس فقرے کے معنی نہیں سمجھا تھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ رُتبہ بخشا ہے اور یہ خطاب فرمایا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ ایک پورا ہونے والی بات ہے اور پورا ہو رہی ہے۔) اب مجھے سمجھ آتا ہے کہ اس سے مراد یہ تھی کہ ایک وقت آئے گا جب لوگ حضرت صاحب کا درجہ گھٹانے کی کوشش کریں گے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کامل نبی تھے۔ یہ جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے۔ لنگر خانہ اس وقت اُس مکان میں تھا جہاں آج کل حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ رہتی ہیں۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے بالکل مقابل میں اس کا دروازہ کھلتا ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ 19تا21)

ایک دفعہ مَیں ایک پورا خطبہ اس بات پر بھی دے چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نبی ہیں اور جن لوگوں کو کسی بھی قسم کی غلط فہمی ہے یا بعض لوگ بزدلی یا مداہنت میں غیروں کے سامنے، بات کرتے ہوئے، بحث کرتے ہوئے، اظہار کر جاتے ہیں اُن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی کہہ کر پکارا ہے اور اللہ کے فضل سے آپ نبی ہیں لیکن غیر شرعی نبی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں آئے ہوئے اور آپ سے کامل محبت اور عشق کرنے والے نبی۔ لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ بعض لوگ جن کو دھکا دیا گیا تھا وہ لوگ جو واپس چلے گئے تھے، وہ آبدیدہ ہو گئے اور بے اختیار اُن کی زبان سے نکلا کہ مولیٰ ہم یہاں کھانا کھانے تو نہیں آئے تھے بلکہ تیرے حکم کی تعمیل میں تیرے مسیح کے دَر پر آئے تھے۔

(ماخوذ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ 21)

پس کارکنان کو ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 24/ جون 2011ء)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store · ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: عبدالہادی قریشی۔ نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن (سیرالیون)

جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے افطار پارٹی

سابق نائب صدرِ مملکت کی شرکت

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون نے مؤرخہ 29 / اپریل 2021ء کو احمدیہ ہیڈکوارٹرز فری ٹاؤن میں ایک افطار پارٹی کا انتظام کیا۔ افطار سے قبل مکرم امیر صاحب مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور غروبِ آفتاب ہونے پرسب کو افطاری کروائی گئی۔ اس کے بعد تمام مسلمان مہمانوں نے نمازِ مغرب مسجد میں ادا کی اور واپس آنے پرسب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔

کھانے کے بعد مکرم منیر ابوبکر یوسف صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے جماعت کا تعارف پیش کیا اور نہایت احسن رنگ میں جماعت کا پیغام تمام شاملین تک پہنچایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا اور بتایا کہ دو روز قبل ہی جماعت کو اس کی خدمات کے تعارف میں حکومتِ سیرالیون کی طرف سے سب سے اعلیٰ سول ایوارڈ Commander of the Order of the Rokel سے نوازا گیا ہے۔ اختتام پر آپ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے چند اہم مہمانوں کے نام درج ذیل ہیں۔

Hon.Victor Bockarie Foh(Former Vice (President

Hon. Anthony Y Brewa(The Attorney (General & Minister of Justice

Hon.Madam Baindu Dassama(Minister of Social Welfare Gender & Children (Affairs

Hon. Mohamed Haji Kella (Deputy (Minister of Social Welfare

Hon. Lawrence Lahai Leema (Deputy (Minister of Internal Affairs

Hon.Umaru Napoleon Koroma(Deputy (Minister of Justice

Hon. Samking K Braima (Deputy (Minister Agriculture and Forestry

Dr.Ibrahim Stevens(Deputy Governor, (Bank of Sierra Leone

Madam Isata Jabbie Kabba (wife of Former President of Sierra Leone Alhaji (Ahmad Tejan Kabba

Mr. Umaru Fofanah (BBC (Correspondent

Justice Alhaji Abubakarr King ((President Islamic Forum

Ambassador Haja Alari Cole (Vice (President Islamic Forum

Justice Haja Musu Damba Kamara

Alhaji Murtadha Sesay (Chairman (Hajj Committee

Commissioner Macksood Gibril Sesay ((Former Chairman NEC

Mr.Nazir Ali Kamanda Bongay(Chief (National Fire force

Sheikh Ahmad Tejan Sillah (Chief (Imam Freetown Central Mosque

Alhaji Osman I Bangura(Chief Imam (Qadhafi Mosque

Alhaji Kelfala Bangura (Military (Chief Imam

ان مہمانوں کے ساتھ ساتھ نیشنل مجلسِ عاملہ سیرالیون، ریجنل مجلسِ عاملہ فری ٹاؤن، نیشنل اور ریجنل مجلسِ عاملہ خدام الاحمدیہ، نیشنل و ریجنل عاملہ مجلس انصار اللہ کے ممبران، سرکاری افسران، اسلامک فورم کے ممبران اور کاروباری طبقہ سے تعلق رکھنے والے احباب کی ایک بڑی تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اللہ کے فضل سے اس تقریب کے ذریعہ سے ان احباب کو جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

MTAسیرالیون کی ٹیم نے اس پروگرام کو مکمل کوریج دی۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا کے مختلف فورمز پر اس پروگرام کی رپورٹ اور تصاویر شیئر کی گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تبلیغِ حق کی ان مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں قبول فرمائے۔ آمین

طلوع وغروب آفتاب

09جون2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:10	19:02
مدینہ منورہ		04:01	19:10
قادیان		03:43	19:33
ربوہ		03:23	19:13
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:19	21:17